بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم - ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۳ محرم ۱۳۸۹ھ ۲۲ امان ۱۳۴۸ ہش ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء	نمبر ۶۷

73

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۱ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

○ ربوہ ۲۱ امان ۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے ۔ کل سے ۱۰۱ درجہ کا بخار ہے ۔ گردہ میں بہت بوجھ محسوس ہوتا ہے ۔ نیز کمزوری بھی بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

○ ربوہ ۲۱ امان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور دل کی دھڑکن کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے ۔ گزشتہ رات شدید سردرد کی تکلیف رہی ۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین ۔

○ ربوہ ۲۱ امان ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو کل بے چینی گھبراہٹ اور ٹانگوں میں درد کی بہت تکلیف رہی ۔ گزشتہ رات نیند نہیں آسکی ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

○ مکرم مرزا عبد الحمید صاحب دار الصدر شرقی ربوہ گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ میں جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۲ امان بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا ۔ ربوہ کے جملہ اہالیان سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں بروقت شمولیت فرمادیں ۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(صدر عمومی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو اللہ تعالیٰ اِسی دنیا میں بہشت عطا فرما دیتا ہے

اِسی دنیا کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہونگی ، وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہونگی بلکہ انسان کے ایمان و اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے ۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں ۔ مومن کیلئے ہر حال میں اِسی دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے ۔ اِسی عالم کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کیلئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے ۔ پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے ۔ کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں جن کی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں ۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اِسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہونگی ، اسی طرح پر جہنم بھی انسان کی بے ایمانی اور بداعمالی کا نتیجہ ہے ۔ جیسے جنت میں انگور انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے ۔ ویسے ہی جہنم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے بہشت میں نہریں سلسبیل اور زنجبیلی اور کافوری نہریں ہونگی ۔ اسی طرح جہنم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں ۔ ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے ۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں زقوم کا درخت دوزخ میں ہوا اور وہ بداعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں ۔ وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی ۔" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اماں ۱۳۴۸ ش

اقتصادی ترقی کے ضمنی خطرناک نتائج

انجمن اقوام متحدہ آئندہ ۷ اپریل کو عالمی یوم صحت منا رہی ہے۔ اس تعلق میں جو موضوع اس سال عالمی صحت کے بارے میں ادارہ صحت نے تجویز کیا ہے وہ "صحت اور پیداواریت" ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے :۔

"اس سال کا مخصوص موضوع صحت کے اقتصادی پہلوؤں کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے۔ یعنی کام کرنے والے انسانوں کی صحت کا تحفظ ہو۔ اور اس تعلق کا خیال رکھا جائے۔ جو ایک جمعیت کے صحتی حالات اور اس کی اقتصادی حیثیت کے مابین پایا جاتا ہے۔

(خبرنامہ اقوام متحدہ یکم و ۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء)

ادارۂ صحت نے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر ایک مجموعہ مواد شائع کیا ہے۔ جس میں کام کرنے والوں کی صحت پر جو کسی خاص کام کا اثر پڑتا ہے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جہاں بڑے بڑے صنعتی کارخانوں سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ ملک و قوم کے لئے اقتصادی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ وہاں ان کارخانوں میں کام کرنے والوں کو بعض خاص بیماریوں اور حادثات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس سے نہ صرف پیداوار پر اثر پڑتا ہے۔ بلکہ مختلف کاموں کے ساتھ جو خاص بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس سے بھی ملک و قوم کو سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ذیل میں ہم کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں :۔

"۔ ہر سال بیماریوں اور حادثات کی وجہ سے انسان کے بہت سے دن ضائع ہوجاتے ہیں۔ اور اس طرح خود انسان کی صحت کو اس کے اقتصادی مسئلوں کو جو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ بے حد ہولناک ہوتا ہے۔

۔ خاک انسانوں کے ہاتھوں پیدا کی ہوئی ایک وبا ہے ہر سال اس سے ہزاروں کارکنوں کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ خواہ وہ ایشیا امریکہ اور یورپ کی کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے ہوں یا افریقہ یا سویٹ یونین کی سونے کی کانوں میں جاپان اور برطانیہ کے ظروف سازی کے کارخانوں میں یا بلغاریہ فرانس اور ہنگری میں دھات کی کانوں میں خدمات سرانجام دیتے ہوں۔ کان کنوں اور سنگ تراشوں کو یکساں نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح دوسری قسم کی صنعتوں سے تعلق رکھنے والوں کی صحت بھی متاثر ہوتی رہتی ہے۔

۔ ترقی پذیر ملکوں سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کیڑے مار ادویہ کے بڑھتے ہوئے استعمال سے جن میں سے بعض انتہائی زہریلی ہوتی ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں انسان ان کو رکھتے رکھاتے یا چھڑکتے وقت حادثات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پیراتھیون ایک دوا ہے جو چاول کی فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں حیرت انگیز نتائج برآمد کرتی ہے۔ لیکن زراعتی کاموں میں استعمال ہونے والی اشیاء میں سب سے زیادہ جانی نقصان اسی سے ہوتا ہے۔

۔ آج کل چونکہ کام کرنے والوں کی اکثریت مختلف قسم کی مشینوں میں گھری رہتی ہے۔ تو شور وغل کا حملہ لازمی ہوتا ہے۔ اور اس سے جو مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ نسبتاً زیادہ ہولناک ہوتے ہیں۔ بہت سے ملکوں میں صنعتی تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ کام کاج کے ماحول میں شور وغل کا ہونا سبب ۹۰ سے زیادہ پیشہ وارانہ بہرے پن کا سبب ہے۔ کبھی عارضی اور کبھی مستقل طور پر کسی نہ کسی صورت میں نقص سماعت پیدا ہوجاتا ہے۔ اور جن کارخانوں میں شور وغل مستقل طور پر رہتا ہو۔ وہاں لوگوں پر اس کا ضرور اثر ہوتا ہے۔"

(خبرنامہ اقوام متحدہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء)

ہم نے یہاں بڑے اختصار کے ساتھ صرف چند باتیں لی ہیں۔ ورنہ یہ فہرست بڑی طویل ہے۔ جس کو پڑھ کر ایک معمولی انسان یہی تاثر لے سکتا ہے ... . کہ جس کو ہم ترقی سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ انسان کتنی ترقی معکوس کا بھی شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ صنعت و حرفت کے فروغ سے بے شک بظاہر انسان نے بڑی بڑی سہولتیں مہیا کر لی ہیں۔ موٹر کاروں اور ہوائی جہازوں کے کارخانوں نے بے شک سفر میں اور سامان کے منتقل کرنے میں بہت سی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ لیکن ان سہولتوں کے عوض جو قیمت انسان کو ادا کرنی پڑی وہ اتنی زیادہ ہے۔ کہ یہ صنعتی ترقی اگر لعنت نہیں تو کم از کم ایک سخت مصیبت ضرور بن گئی ہے۔ انجمن اقوام متحدہ کے ادارہ نے تو صرف کارخانوں میں کام کرنے والوں کی صحت کا ہی جائزہ لیا ہے۔ حالانکہ مشینی ترقی کا اثر تمام انسانوں پر سخت مضر پڑ رہا ہے۔ مشینوں کو چلانے کے لئے جو ایندھن استعمال ہوتا ہے۔ کرہ ہوائی کو مسموم کر دیتا ہے۔ اور بیماریاں کارخانوں سے نکل کر تمام ماحول میں پھیل رہی ہیں۔

اس طرح انسان کی صحت بحیثیت مجموعی گرتی چلی جا رہی ہے۔ اور اقتصادی ترقی جو بظاہر انسان کے لئے فوائد سے پُر نظر آتی ہے۔ حقیقت میں اس کی ہستی کے لئے نہایت ہولناک نتائج کی ذمہ دار بنتی جا رہی ہے (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ ؟ فَقُلْتُ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں ؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد کے سوا نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے۔ اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوت۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جرمنی اور اسلام

ملک پر ایک طائرانہ نظر • اسلام سے ابتدائی تعارف • قدیم جرمن مفکّرین کے اسلام کے بارہ میں خیالات • احمدیہ مشن کا قیام • موجودہ جرمن مفکّرین کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی

(مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ اسلام مقیم ہمبرگ مغربی جرمنی)

> "اسلام ایک طاقت ہے جس پر ہمیں ہر لحاظ سے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔"
> (ایک پادری)

اسلامی دنیا اس صدی میں خاص طور پر یورپ کی ہمسایہ بلکہ ایک حد تک اس میں حصہ دار بن گئی ہے۔ صرف جرمن یونیورسٹیوں اور ٹیکنیکل سکولز میں قریباً آٹھ ہزار مسلمان طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح جرمن انڈسٹریز میں کام کرنیوالے عیسائیوں کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی کام کرتے نظر آتے ہیں۔ اس وقت دنیا اپنی وسعت کے باوجود محدود ہو گئی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے اتنے قریب آگئے ہیں کہ طبعی طور پر مختلف کلچرز۔ طور و طریقے اور مذاہب ایک دوسرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔

آج سے قریباً چودہ سو سال قبل "لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ" کی جو صدا ایک امّی نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ وادیٔ غیر ذی ذرع میں بلند ہوئی۔ وہ صرف ایک ملک تک محدود نہیں رہی بلکہ سمندروں کو چیرتی۔ ہواؤں میں لہراتی اور پہاڑوں کو پھلانگتی دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچی اور آج دنیا کا قریباً ہر آٹھواں شخص اسلام کا گرویدہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنا فخر محسوس کرتا ہے۔ یورپ کا فہیم اور سمجھدار طبقہ ایک عرصہ سے اس کے مطالعہ میں مصروف ہے۔ خاص طور پر جرمن قوم اس سلسلہ میں نمایاں حصّہ لے رہی ہے۔

جرمنی پر ایک طائرانہ نظر

قریباً یک صد ملین اشخاص کرۂ ارض پر ایسے ہیں جو اپنی مادری زبان جرمن خیال کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے مختلف حصّوں میں گروپوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ مثلاً جنوبی امریکہ۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔ روس۔ ہنگری۔ اسی طرح یورپ کے مختلف حصّوں میں۔ ان میں سے قریباً 78 ملین وسطی یورپ میں آباد ہیں۔ تیرہ ملین کی آبادی جرمن زبان بولنے والی آسٹریا۔ سوئٹزرلینڈ۔ Luxemburg۔ بلجیم اور ڈنمارک کے ایسے حصّوں میں جو جرمن کی سرحدوں کے قریب ہیں رہتی ہے۔ دیگر 7 ملین جرمنی میں ہیں۔ — جرمنی کی سیاسی تاریخ قریباً نویں صدی عیسوی یعنی Karl der Grosse سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا دارالحکومت "آخن" تھا۔ وہیں اس کی قبر ہے۔ اس وقت اسے "یورپ کا باپ" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ اٹلی کے ایک مؤرخ Tacitus نے اپنی کتاب "Germania" میں اس کی تفصیل پیش کی ہے۔ اس وقت جرمنی قریباً اتنا تھا جتنا کہ اس وقت E C M (یورپین کامن مارکیٹ) کے ممالک کا رقبہ ہے۔ اور ایک حکومت کے ماتحت تھا۔ بعد میں مختلف وقتوں میں اس کی مختلف صورتیں بدلتی رہیں اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ مگر ۱۸۷۲ء میں اتحاد کر کے دوبارہ ایک بڑا ملک بن گیا۔ اتحاد سے اسے طاقت حاصل ہو گئی۔ اس نے صنعت و حرفت اور تجارت وغیرہ میں ترقی کی اور بالآخر اس صدی کے شروع میں یہ بھی فرانس اور انگلستان کے برابر سمجھا جانے لگا۔ مگر جنگِ عظیم ثانی میں جرمن قوم کی شکست نے جرمنی کو چار حصّوں میں تقسیم کر دیا۔ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس نے اپنے مقبوضہ حصّوں کو اکٹھا کر کے ستمبر ۴۹ء میں ایک حکومت کی شکل دیدی جو اب مغربی جرمنی کے نام سے موسوم ہے۔ روس کے حصّہ کو بھی ایک الگ حکومت کی شکل دے کر اس کا نام مشرقی جرمنی رکھا گیا۔ — برلن جو جنگ کے زمانہ میں جرمنی کا دارالحکومت تھا اسے بھی تقسیم کر دیا گیا جسے آخر ۱۳ اگست ۶۱ء کو ایک دیوار کے ذریعہ دو حصّوں میں بانٹ دیا گیا اور ایک جزیرے کی مانند ہو گیا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ مغربی جرمنی سے مغربی برلن میں جانے کے لئے مشرقی جرمنی میں سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔ — سترھویں صدی کی مذہبی تیس سالہ جنگ کے بعد جرمنی دو گروپوں یعنی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ میں تقسیم ہو گیا مگر بیسویں صدی کی سیاسی جنگ کے نتیجہ میں اب کمیونزم اور آزاد خیال عیسائیوں میں تقسیم ہے۔

جرمنی میں سے بہت سے دریا بہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہی ایسا ہے جو مغرب سے مشرق کو بہتا ہے جسے Donau کہا جاتا ہے۔ وہ آگے چیکوسلاواکیہ۔ ہنگری۔ یوگوسلاویہ اور رومانیہ پہنچ کر Black Sea میں جا گرتا ہے۔ باقی سارے دریا جنوب سے شمال کو بہتے ہیں۔ مثلاً Rhein جو سوئٹزرلینڈ سے آتا اور ہالینڈ پہنچ کر North Sea میں جا گرتا ہے۔ Elbe جس پر ہمبرگ آباد ہے۔ Main اس پر فرانکفورٹ ہے Oder اور Weser وغیرہ۔

حدود اربعہ

یورپ میں جرمنی کی پوزیشن بہت اہم ہے۔ یہ وسطی یورپ کا ایک اہم ملک ہے۔ اس حصہ میں کسی قسم کی تبدیلی سے باقی تمام یورپین ممالک پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ جنگوں کی صورت میں رونما ہوا۔ اس کے شمال میں ڈنمارک۔ مغرب میں ہالینڈ۔ بلجیم اور Luxemburg جنوب مغرب میں فرانس۔ جنوب میں سوئٹزرلینڈ جنوب مشرق میں آسٹریا یا مشرق میں چیکوسلاواکیہ اور شمال مشرق میں پولینڈ واقع ہیں۔ — جرمنی کی کُل آبادی 76 ملین ہے۔ تقسیم ہو جانے سے قریباً ¼ حصہ مشرقی جرمنی میں اور باقی مغربی جرمنی میں ہے۔ تبلیغ اسلام کا منظم کام صرف مغربی جرمنی میں ہی ہے جہاں مختلف اسلامی مشن ۲ اور مساجد قائم ہیں۔

مغربی جرمنی برلن سمیت گیارہ صوبوں پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ فیڈرل ہے۔ ملک کا ہیڈ پریذیڈنٹ کہلاتا ہے جو ہر پانچ سال کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کا ہیڈ چانسلر کہلاتا ہے جو ہر چار سال کے لئے ہوتا ہے۔ تمام ۲۱ برس تک کی عمر کے افراد ووٹ دے سکتے ہیں۔ یہ ایک خاص صنعتی ملک ہے۔ قریباً ہر پانچویں آدمی کے پاس اپنی کار ہے۔ کامل مذہبی آزادی ہے۔ ۹۵ فیصد لوگ کسی نہ کسی چرچ کے ممبر ہیں۔ چرچ ٹیکس لازمی ہے۔ ابتدائی تعلیم بھی لازمی ہے۔ اسی طرح ڈیڑھ سال کی فوجی خدمت بھی لازمی ہے — یہ ملک اب تک U.N.O کا باقاعدہ ممبر تو نہیں مگر اس کی قریباً تمام ایجنسیز میں شامل ہے۔

جرمنی کا اسلام سے ابتدائی تعارف

جرمنی کا اسلام سے واسطہ آٹھویں صدی عیسوی سے چلا آتا ہے جب خلیفہ ہارون الرشید اور جرمن حاکم Karl der Grosse کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ اس کے بعد سپین کے امراء کے ساتھ گہرے تعلقات رہے۔ صلیبی جنگوں کے درمیان اسلام کے ساتھ اسپین اور جنوبی اٹلی کے علاوہ دوسرے یورپین ممالک کی طرح جرمنی کو بھی واسطہ پڑا۔ جبکہ یورپ نے مسلمانوں کے مقابلہ میں اجتماعی کمانڈ بھیجنی شروع کیں جن میں جرمنی۔ فرانس اور انگلستان نے نمایاں حصہ لیا۔ پہلی صلیبی جنگ میں جرمنی کے حاکم Conrad III نے حصہ لیا۔ اسی طرح تیسری صلیبی جنگ (۱۱۸۹ - ۹۲) میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقابلہ کے لئے جرمنی انگلینڈ اور فرانس نے حصّہ لیا۔ یہ تینوں اس وقت مغربی یورپ میں زبردست ملک تھے۔ اس جنگ میں یورپ کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ مگر یہ پہلا موقع تھا کہ یورپ متحد ہوا اور وہ بھی اسلام کی مخالفت کی خاطر۔ کیونکہ انہیں اس بات کا خطرہ تھا کہ اگر اسلام کو اب نہ روکا گیا تو ایک وقت یہ سارے یورپ پر چھا جائے گا۔

دسویں صدی کے وسط میں اسپین کے مسلمان حاکموں اور شمالی جرمنی کے بادشاہوں میں اکثر سفارتی تعلقات بھی تھے۔ چنانچہ پروفیسر حتی نے اپنی کتاب "تاریخ العرب" میں لکھا ہے:۔

"اسپین کے مسلمان حاکموں اور شمالی جرمنی کے بادشاہوں میں اکثر مفید سفارتی تعلقات تھے مثلاً ۹۵۳ء میں Otto the Great جرمنوں کے بادشاہ نے Johan نامی ایک راہب کو قرطبہ بھیجا جو قریباً تین سال

تک وہاں ٹھہرا۔ عربی سیکھی اور واپسی پر اپنے ساتھ بعض سائنسی مسودات بھی لایا۔ اس طرح اسپین کی عربی تعلیم باقی مغربی یورپ میں پھیلی۔"

ابتدائی اسلامی فتوحات کے زمانہ میں اسپین فتح ہونے کے بعد جلد ہی جنوبی اٹلی بھی اسلامی حکومت میں شامل ہو گیا۔ اگرچہ دسویں صدی کے آخر پر دوبارہ اس پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا۔ مگر اس زمانہ میں بھی اسلامی تہذیب کا اثر غالب رہا۔ لکھتے ہیں کہ Roger II کا لباس عام طور پر مسلمانوں جیسا ہی ہوتا تھا بلکہ اس کے معترض تو اسے "نصف مسلمان بادشاہ" کے نام سے ہی یاد کرتے تھے۔ اس کی عدالت میں مشہور جغرافیہ دان مسلمان ادریسی تھا۔ اس کے بعد اس کے لڑکے ولیم II ۸۹-۱۱۶۶ء کے زمانہ میں ابن جبیر مسلم مؤرخ نے Palermo میں عیسائی عورتوں کو بھی مسلمان عورتوں جیسا لباس پہنتے دیکھا ۔۔۔ نیز "باباروسا" جرمن حاکم جس کا ذکر اوپر آچکا ہے نے ۱۱۸۶ء میں سسلی کے حاکم Roger II کی لڑکی سے شادی کی۔ یہ لڑکی آخری بادشاہ ولیم کی ہمشیرہ اور تخت کی وارث تھی۔ ۱۱۸۹ء میں حکومت اس لڑکی کے حصہ میں آئی۔ اس طرح جرمن حاکم کی حکومت شمالی جرمنی سے سسلی کی گلیوں تک ممتد ہو گئی۔

Roger II کے پوتے فریڈرک II ۵۰-۱۲۱۵ء جس نے سسلی اور جرمنی دونوں پر حکومت کی۔ حاکم روم ہونے کے علاوہ ۱۲۲۵ء میں یوروشلم کے تخت کی وارث عورت سے شادی ہو جانے کی وجہ سے یوروشلم کا بھی بادشاہ تھا۔ اور اس زمانہ میں وہ عیسائیت میں ایک زبردست اتھارٹی تھا۔ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ نصف مشرقی طرز کا آدمی تھا۔ اس کے زمانہ میں اس کی عدالت میں شام اور بغداد کے فلاسفر تھے نیز مصر کے ایوبی بادشاہوں سے بھی بڑے عمدہ تعلقات تھے۔ خاص طور پر سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھتیجے سلطان الکامل محمد ۳۸-۱۲۱۸ء نے فریڈرک کو تحفہ میں ایک "زیبرا" دیا۔ جو یورپ میں پہلی مرتبہ آیا۔ ۱۲۲۴ء میں فریڈرک نے Naples میں یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جس میں علاوہ اور اُمور کے ابن رشد اور ارسطو کے مضامین کا یورپ کی مختلف زبانوں میں تراجم کروا کر یورپ کی مختلف یونیورسٹیوں کو بھیجا جانے لگا ۔۔۔ نیز اس کے بعد آکسفورڈ اور پیرس یونیورسٹیوں میں عربک سٹڈیز کا شعبہ کھولا گیا تا عیسائی مشنریوں کو مسلم ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے تیار کر سکیں ۔۔۔ اسی طرح

Palermo (سسلی) میں تراجم کا کام بھی شروع کیا گیا جس نے بارھویں صدی میں مسلم تہذیب کو باقی یورپ میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مثلاً Roger II اور اس کا جانشین ولیم دونوں عربی جانتے تھے۔ ان کے زمانہ میں تراجم کے کام نے ترقی کی۔ لہٰذا مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سسلی اسلامی تہذیب کو باقی یورپ میں منتقل کرنے کے سلسلہ میں اسپین کے بعد اہم جگہ تھی۔

Toledo تراجم کا مرکز

صلیبی جنگوں کے نتیجہ میں یورپ کے سمجھدار طبقہ نے خیال کیا کہ ہم مسلمانوں کو جنگ کے زور سے مغلوب نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہوں نے یہ طریقہ سوچا کہ مسلمانوں کی زبان سیکھ کر اُن کو عیسائیت کی دعوت دی جائے اس طرح عربی زبان اور مسلم تہذیب سیکھنے کا خیال پیدا ہوا۔ ۱۰۸۵ء میں Toledo پر عیسائی قبضہ کے بعد ۵۱-۱۱۲۶ء کے درمیان آرچ بشپ Raymund I کے ذریعہ یہ جگہ یورپ کی مختلف زبانوں میں اسلامی تہذیب کو منتقل کرنے کے لئے تراجم کا مرکز بنی اور عیسائی مشنریوں کو عربی تعلیم کی ٹریننگ دی جانے لگی تو یورپ کے مختلف حصوں سے لوگ اس کام کے لئے آئے۔ مثلاً Michael Scot، Leonard، Roger Bacon جس نے بعد میں یورپ میں حساب و الجبرا کو مزید ترقی دی۔ اسی طرح Gerbert نے جو ایک بہت بڑا یورپین سکالر گزرا ہے اسپین کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی۔ خاص طور پر حساب۔ فزکس اور علم نجوم ۔۔۔ خوب عربی بولتا تھا۔ واپسی پر اس نے فرانس اور جرمنی میں سکول کھولے اور طلباء کو یہ مضامین پڑھائے۔

نیز جرمن حاکم فریڈرک باباروسا نے Gerard نامی ایک جرمن کو Toledo میں قانون ابن سینا کا ترجمہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے اکہتر کتب کے تراجم کئے۔ اسی طرح ایک اور جرمن Hermann بھی ۵۰-۱۲۴۰ء کے درمیان Toledo گیا۔ فارابی اور ارسطو کے کچھ کاموں کا ترجمہ کیا۔ بہرکیف اس جگہ سے متعدد اسلامی کتب کے تراجم ہوئے جو بعد میں یورپ کی متعدد یونیورسٹیوں میں اٹھارھویں صدی تک بطور کورس شامل رہے جن کا زبردست اثر عیسائی یورپ کی موجودہ ترقی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے کاموں کا

یورپ کی موجودہ ترقی میں زبردست ہاتھ ہے جیسا کہ Sarton نے "مقدمہ تاریخ سائنس" میں لکھا ہے:۔

"بنی نوع کا اصل کام مسلمانوں کے ذریعہ ہی مکمل ہوا۔ سب سے بڑا فلاسفر الفارابی مسلمان تھا۔ سب سے بڑا حساب دان ابوکامل (کمیل) اور ابراہیم بن سنان مسلمان تھے۔ سب سے بڑا جغرافیہ دان المسعودی مسلمان تھا۔ سب سے بڑا مؤرخ الطبری بھی مسلمان تھا۔"

جس طرح یورپ علوم و فنون میں مسلمانوں کا ممنونِ احسان ہے اسی طرح کاغذ بھی یورپ کو مسلمانوں ہی کے ذریعہ ملا ہے۔ اندلس سے باہر یورپ کے بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی کتابیں میسر نہ تھیں۔ پیرس میں اس وقت آرچ بشپ کا کتب خانہ بڑا سمجھا جاتا تھا مگر اس میں صرف اٹھارہ کتابیں تھیں۔ ملکہ ازابیلا کے کتب خانہ میں ۲۰۱ کتب بیان کی جاتی ہیں۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جامعہ نصرت ربوہ میں اٹھارھویں سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات

جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں بروز سوموار بتاریخ ۱۰ر امان ۱۳۴۸ہش کو کالج گراؤنڈ میں ہوئیں۔ افتتاح حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے فرمایا۔ بیگم صاحبہ عنایت مولیٰ قریشی ڈی سی جھنگ مہمانِ خصوصی تھیں لیکن وہ چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر تشریف نہ لا سکیں۔

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نے طالبات کو قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ آپ نے یہ تلقین فرمائی کہ طالبات کھیلوں کے مقابلہ جات کی طرح زندگی کے ہر مقابلہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور زندگی کے ہر امتحان کا مقابلہ دیانتداری سے کریں۔ آج ملک بدنظمی اور انتشار کا شکار ہے۔ ان حالات میں ہر باشعور فرد کو اپنی صلاحیتوں کا بہتر مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ کھیلیں زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہیں۔ اس نظم و ضبط کا مظاہرہ صرف کھیل کے میدان میں نہیں بلکہ زندگی کے ہر میدان میں ہونا چاہیئے۔

کھیلوں کے اختتام پر آنسہ حفیظہ صادقہ سالِ دوم کی بہترین کھلاڑی قرار دی گئیں۔ انہوں نے یہ اعزاز سخت مقابلے اور محنت کے بعد حاصل کیا ہے اور کلاسز میں سے سالِ چہارم کو بہترین کلاس قرار دیا گیا۔

حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ نے ازراہِ نوازش طالبات میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے مہمانوں اور بالخصوص حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تشریف لا کر طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بعد ازاں تمام مہمانوں کی تواضع مشروبات خوا کہات سے کی گئی۔

(سیکرٹری گیمز سوسائٹی جامعہ نصرت ربوہ)

برائے توجّہ لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۱ر امان (مارچ) کو ختم ہو رہی ہے مگر چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سُست ہے۔ پہلے پانچ ماہ کے چندہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ ممبری اپنے بجٹ سے ۱۴۲۸ روپے کم اور چندہ ناصرات اپنے بجٹ سے ۵۲۱ روپے کم وصول ہوا ہے۔ یہ امر قابلِ فکر ہے۔ اس لئے مَیں تمام لجنات سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور اپنے بجٹ کے مطابق باقاعدگی سے مرکز میں چندہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز چندہ سالانہ اجتماع بھی اکٹھا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں اور اسے مالی سال کے آخری مہینوں کے لئے نہ چھوڑ دیں۔

(سیکرٹری مال لجنۂ اماء اللہ مرکزیہ)

قسط نمبر (۲)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

(از محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اہلیہ میاں رشید ظفر صاحب ٹورنٹو کینیڈا)

آخری ایام میں تو آپ سارا سارا دن کتابوں میں محو رہتے ویسے تو تمام زندگی مطالعہ میں گذری۔ ایک ایک کتاب کئی کئی بار پڑھتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جی چاہتا ہے کہ اچھی اچھی کتابوں کا چاروں طرف ڈھیر ہو پاس ٹیبل لیمپ ہو بس تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چائے کی پیالی ملتی رہے اور میں اطمینان سے کتابوں کی دنیا میں کھویا رہوں۔ آخری دنوں میں (بلکہ موت سے چند گھنٹے قبل تک) خاص طور پر تاریخ طبری سیرت النبیؐ آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ ایک بار میری اماں جی (میری محترمہ ساس) نے آپ سے کہا کہ آپ تو سارا دن اتنے انہماک سے اس کتاب میں محو رہتے ہیں۔ جیسے اس کے اندر سما جائیں گے۔ تو فرمانے لگے کہ اس سے زیادہ اچھی بات کونسی ہوگی اس لئے کہ آپ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان ہو جایا کرتے تھے گویا یہ ممکن ہے کہ

دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

مطالعہ کے ساتھ ساتھ اخیر وقت تک آپ کو لکھنے اور لکھوانے کا شوق تھا

غالباً شروع دسمبر تھا ابا جان نے خواب دیکھا کہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب قادیان نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ پچھلی صفوں میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ خواب ان کے اسی مضمون کا محرک ہوا جو ۱۰ جنوری کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ ابا جان ان دنوں ہسپتال میں داخل تھے اور جلد سے جلد مضمون لکھوا کر روانہ کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب میں نے روانہ کر دیا۔ تو آپ نے اطمینان کا سانس لیا۔

نماز میں آپ کے دل کو سکون ملا کرتا تھا آخیر وقت تک جبکہ اٹھنے کی ہمت نہیں تھی آپ نماز پڑھتے رہے بعض اوقات آپ بھول جاتے تھے کہ نماز پڑھی یا نہیں چنانچہ پھر پڑھ لیتے۔ گذشتہ اگست میں آپ کے دماغ کا اپریشن ہوا تھا۔

اپریشن کے کوئی آدھ گھنٹے بعد میں اور میرے شوہر رشید ظفر میاں صاحب Recovery room میں گئے تو ابا جان بے ہوش تھے ابھی آپ کو اپریشن تھیٹر سے لایا ہی گیا تھا۔ آپ بیہوشی کے عالم میں کہہ رہے تھے کہ "وہ کہتے ہیں کہ نماز باہر پڑھ لیں لیکن میں کہتا ہوں کہ اندر پڑھ لیتے ہیں"۔ گویا بے ہوشی میں بھی دماغ میں ایک ہی خیال تھا یعنی نماز جو آنحضرت صلعم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی

آپ ہمیشہ السلام علیکم کہنے میں پہل کرنے کی کوشش کرتے۔ گھر میں اگر جب بھی آپ کے کمرے میں جاتے فوراً آپ السلام علیکم فرماتے۔ دن میں بے شمار دفعہ آپ السلام علیکم فرماتے۔ اور تب آپ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ظاہر ہوتی تھی۔ آپ اکثر جب کسی بات پر خوش ہوتے تو بھی ہلکی سی مسکراہٹ ظاہر ہوتی۔ میں نے بہت کم آپ کو بلند قہقہہ لگاتے سنا آپ کے اندر وقار اور سادگی پائی جاتی تھی کم گو اور شرمیلی طبیعت رکھتے تھے عورتوں سے تو بہت کم بات کرتے آپ نے اپنی بہوؤں کے چہروں پر تو کبھی غور سے نگاہ نہیں کی تھی۔ ہاں جتنی عزت اور احترام کا سلوک آپ نے اپنی بہوؤں سے کیا شاید ہی کوئی خسر کر سکتا ہو۔ کبھی ان سے اونچی آواز میں بات نہ کی بلکہ ہر بات پیار سے سمجھاتے اور یہ انداز ان کا بڑا دلنشین تھا ہمیشہ پورا نام پکارتے۔

بڑے مشفق تھے۔ سراپا شفقت کیا اپنے اور کیا بیگانے سب بچوں سے بہت پیار کرتے۔ ساتھ ساتھ رشتہ داروں کے بچوں کو بھی جنہیں خود پالا ان کی شادی کی ان کو بھی برابر کا پیار دیا تاکہ وہ اپنے مرحوم والدین کی کمی محسوس نہ کر سکیں۔

مجھ سے بھی نہایت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ مجھ سے ہمیشہ خوش رہے شروع دن سے آپ نے جو شفقت کا ہاتھ میرے سر پر رکھا وہ تا دم آخر رہا۔

ابا جان کی ایک خصوصیت جو مجھے بے حد متاثر کرتی تھی یہ تھی کہ آپ بے انتہا شکر گزار تھے۔ کوئی آپ کا ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی کر دیتا تو بلند آواز سے اور دل کی گہرائیوں سے جزاکم اللہ نکلتا اور دعا میں پچاسوں دفعہ آپ جزاکم کہتے۔ فرماتے تھے کہ جو شخص انسانوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ خدا کا شکر گذار کیسے بن سکتا ہے۔

ابا جان مرحوم کو فارسی اور اردو ادب سے گہرا شغف تھا اور فارسی اور اردو شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا مجھے ہزارہا اشعار فارسی اور اردو کے یاد تھے۔ لیکن اب وہ حالت نہیں اس لئے کہ بڑھاپے اور بیماریوں نے حافظے پر بہت اثر ڈالا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ کو بہت اشعار یاد تھے۔ آپ کی تحریر میں روانی اور سلاست تھی انداز تحریر عالمانہ تھا اور بعض اوقات نہایت پرجوش اور پر درد ہوتا تھا۔ خط وکتابت میں بڑے باقاعدہ تھے۔ جب خط آتا تو پہلی فرصت میں جواب دیتے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند خطوط ان کی وفات کے اگلے دن دوستوں کو ملے ہوں گے۔

آپ کی طبیعت کے اندر سادگی کا عنصر بہت زیادہ تھا۔ کبھی کپڑوں کے معاملے میں احتیاط نہیں کرتے تھے جو مل گیا پہن لیا۔ ہاں صاف ستھرا اور پاک ہونا ضروری ہوتا تھا۔ جب تک اپنے ملک میں رہے ہمیشہ سیاہ شیروانی اور سفید شلوار پہنتے اور سر پر پگڑی باندھتے اور یہی لباس آپ کا پسندیدہ تھا اور آپ پر بھلا لگتا تھا۔ قد خاصہ لمبا تھا چہرہ گول اور بھرا ہوا۔ شانے چوڑے تھے۔ رنگ گندمی تھا۔ سر پر گھنے اور سیاہ بال تھے۔ نہایت ذہین کسی بھی شخص کے ساتھ پندرہ بیس منٹ کی گفتگو کے بعد جان لیتے کہ وہ کس قسم کا شخص ہے۔

پچھلا سال یعنی ۱۹۷۰ء تمام عرصہ ہی ابا جان بیمار رہے ۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو آپ نے بندش پیشاب کا اپریشن کروایا جس کے نتیجے میں آپ کو دو ماہ تک مسلسل بخار رہا جو بعض اوقات کافی تیز ہو جاتا۔ علاج کے بعد بخار تو اتر گیا لیکن پھر آپ سر کے چکروں کی شکایت کرنے لگے اور وہ دن آیا کہ غالباً یکم اگست ۱۹۷۰ء کو ہسپتال داخل کروا دیا۔ جہاں اگلے ہی دن آپ پر بے ہوشی کا طویل دورہ پڑا جو غالباً ۳۰ گھنٹے رہا۔ قابل ڈاکٹروں کی ایک جماعت آپ کے بستر کے گرد تھی ان کے خیال کے مطابق دماغ میں انفکشن تھا یا رسولی تھی۔ چنانچہ انہوں نے دماغ کا اپریشن کیا۔ لیکن رسولی وغیرہ کچھ نہیں تھی۔ البتہ ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ ابا جان ہوش میں آنے پر کسی کو نہیں پہچانتے تھے۔ گھر کے افراد سامنے موجود ہوتے لیکن کسی کو نہ پہچان سکتے تھے۔ یہ صدمہ بڑا ہی حوصلہ شکن اور غم انگیز تھا دلوں پر نا امیدی کے بادل چھا گئے تھے۔ طبیعتوں میں قلق حد درجہ اور بے چینی بہت تھی۔ یہی وقت تھا جب گھر کے تمام لوگ انتہائی اضطراب کی حالت میں خدا کے آستانہ پر جھکے اور تڑپ تڑپ کر دعا کی۔ کہ اے باری تعالیٰ تو سب کی سنتا ہے ہماری بھی سن۔ تو رحیم و کریم ہے ہم پر رحم کر۔ تو قادر مطلق ہے اپنی قدرت نمائی کر تو شافی ہے اپنے اس عاجز بندے کو اپنے حبیب کے صدقہ میں صحت بخش اور اپنی قدرت کا معجزہ دکھا حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ درویشانِ قادیان اور احباب جماعت اور ہم عاجز و بے کس بندوں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قبول کیا اور ایک ماہ کے بعد ابا جان سب کو پہچاننے لگے اور حافظہ لوٹنا شروع ہوا پھر آہستہ آہستہ ابا جان اچھے ہوتے چلے گئے۔ دسمبر میں عید الفطر سے چند دن قبل آپ ہسپتال سے ڈسچارج ہو کے گھر آ گئے۔ عید کے دن آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور چند اچھی اچھی نصائح سے نوازا۔ اور زندگی پھر معمول پر آ چکی تھی ہر قدم صحت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور ہم مطمئن ہو گئے تھے۔

لیکن قدرت آسمان پر کوئی اور ہی فیصلہ کر چکی تھی۔ ۲۶ تاریخ کو الفضل کے پرچے ہفتہ بھر کے آئے۔ آپ پڑھتے رہے شام کے قریب اچانک بخار نے آ لیا۔ آپ کی طبیعت خاصی بے چین تھی۔ گھر کے افراد تقریباً ساری رات جاگتے رہے۔ اگلے دن بخار اتر گیا اور شام کے قریب کوئی سات بجے ابا جی اپنے دونوں بیٹوں محمد رشید ظفر اور محمد مسعود کے ساتھ ہسپتال چیک اپ کے لئے گئے ڈاکٹروں نے غور سے معائنہ کیا اور کہا کہ نمونیہ کی وجہ سے بخار تھا۔ فکر کی بات نہیں ہے۔ لیکن عین اسی وقت ابا جان پر دل کا دورہ پڑا اور ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود پونے دس بجے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے ۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۹۵

میں کنیز بیگم زوجہ شیخ محبوب الٰہی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ...... ۲۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۴ تولے ...... ۴۸۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ کنیز بیگم
گواہ شد:۔ شیخ محبوب الٰہی خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ حکیم سراج دین سیکرٹری امور عامہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۴۹۶

میں نور بی بی بیوہ چوہدری کالے خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت مارچ ۱۹۰۱ء ساکن چک ۳۰۲ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر خاوند کو معاف کر دیا تھا ۳۲
۲۔ زیور طلائی مالیتی ۱۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا نور بی بی بیوہ چوہدری کالے خاں چک ۳۰۲ گ ب ضلع لائلپور۔
گواہ شد:۔ عطاء اللہ بقلم خود۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائلپور
گواہ شد:۔ منور احمد موضع ماڈو گوجر ضلع لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۴۹۷

میں صدیق احمد منور ولد مہرالدین صاحب ٹھیکیدار قوم گل پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۴۵/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ صدیق احمد منور دارالرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد:۔ حمید اللہ سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد:۔ عبدالرفیق آصف محاسب دارالرحمت غربی۔ ربوہ ۲۳-۱۰-۶۸

مسل نمبر ۱۹۴۹۸

میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۰ ج ب حال فائدآباد۔ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ...... ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱½ تولے مالیتی ...... ۱۵۰ روپے
۳۔ رسٹ واچ ...... ۵۰ روپے

کل جائیداد ...... ۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ محمودہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد شریف خاں ولد چوہدری رحمت خان فائدآباد۔
گواہ شد:۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں ۲۳-۳-۶۷ ڈپل سٹوری فائدآباد

مسل نمبر ۱۹۴۹۹

میں نورالحق بٹ ولد خواجہ عبدالحق صاحب قوم بٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ نورالحق بٹ ۱-۱۱-۶۸
گواہ شد:۔ محمد احمد سیکرٹری مال گوجرہ
گواہ شد:۔ عبدالرشید بٹ زعیم مجلس انصاراللہ گوجرہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۰۰

میں امۃ الرفیق بنت فضل حق صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور مالیتی ...... ۱۹۷ روپے
۲۔ گولڈ میڈل مالیتی ...... ۳۷ روپے
۳۔ گھڑی ...... ۸۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الرفیق بقلم خود
گواہ شد:۔ فضل حق والد موصیہ
گواہ شد:۔ خورشید احمد صدر محلہ گولبازار ربوہ۔

چک ۳۶ گولارچی میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲ فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء چک ۳۶ گولارچی ضلع حیدرآباد میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ اور احباب جماعت کو ان کے دینی فرائض کی طرف موثر رنگ میں توجہ دلائی۔ مکرم عبدالحق صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

درخواست دعا

مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب محلہ دارالیمن چند یوم سے بوجہ بخار و کھانسی بیمار ہیں اور ان کے بڑے لڑکے کو بھی بخار آتا ہے احباب جماعت ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد کاتب الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

وزیر دفاع کی پریس کانفرنس

راولپنڈی ۲۰ر مارچ۔ وزیر دفاع و امور داخلہ وائس ایڈمرل اے آر خان نے کہا ہے کہ ملک کی حالات اکتوبر ۱۹۵۸ء سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں مرکزی حکومت نے دونوں صوبائی حکومتوں کو واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ امن و امان قائم رکھنے کی خاطر تشدد، لوٹ مار، اور آتش زنی میں حصہ لینے والے لوگوں کے خلاف تعزیری اقدامات کر سکتی ہیں۔ امن و امان قائم رکھنے کے لئے سول حکام فوج کی مدد طلب کر سکتے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ کسی بھی شخص پر اپنے سیاسی نظریات پر امن انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن کسی شخص کو اس امر کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اوروں کی جان و مال سے کھیلے۔ ایسا کرنے والوں کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ لوگوں کے دل سے قانون کا احترام اٹھ گیا ہے۔ جس سے امن و امان کی صورت حال خراب ہو گئی ہے۔

وزیر داخلہ کل یہاں صدارتی کابینہ کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر داخلہ نے سمجھدار طبقہ سے اپیل کی کہ وہ ملک میں امن و امان قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

مسٹر بھٹو خود صدر بننا چاہتے ہیں۔

راولپنڈی ۲۰ر مارچ۔ وزیر داخلہ وائس ایڈمرل اے آر خان نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے سربراہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو صدر ایوب سے فوری طور پر مستعفی ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خود صدر بن جائیں۔ انہوں نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر سے مستعفی ہونے کے مطالبہ کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا اگر صدر ایوب خود استعفا دے دیں تو ملک شدید بحران اور افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔

بلوائیوں نے ایک ہزار مکان جلا دیئے

ڈھاکہ ۲۰ر مارچ۔ ضلع دیناج پور کے شہر پار تی پور میں گذشتہ روز کے ہنگاموں کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہو گئی ہے ہنگامے گذشتہ روز مظاہرہ کرنے والے طلباء کے جلوس اور ایک مخالف گروہ کے درمیان تصادم کی وجہ سے شروع ہوئے تھے جن میں دو سو افراد زخمی ہوئے مشتعل ہجوم نے ایک کارخانے اور ایک ہزار سے زیادہ مکانوں کو آگ لگا دی جس سے پچاس ہزار افراد بے گھر ہو گئے تھے پریس سے پہر امن و امان قائم رکھنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی تھی۔ شام سات بجے کل صبح چھ بجے تک کے لئے کرفیو لگا دیا گیا تھا۔

شفتل اور برسیم سے ہونے والے جانوروں کا مہلک

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب

تفصیلی لٹریچر" بالکل مفت غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس

فی پیکٹ -/۱ روپے۔ جناب پر ۳۳ فی صد کمیشن۔ دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

مرغی خانہ کھولنے والے حضرات

اعلیٰ نسل کے چوزے ہمارے ہاں سے حاصل کریں

یہ چوزے ہر لحاظ سے بہترین ہیں۔ انڈے دینے میں بے مثال۔ بیماریوں سے پاک۔ ملکی آب و ہوا کو بخوبی برداشت کرتے ہیں، ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر ریزرو کروائیں۔

(۱) ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ

(۲) ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ

(۳) بٹھانے والے انڈے ۶ روپے درجن

منیجر خلیل پولٹری فارم موکہ

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۲۵/۳۵ گوجرانوالہ شہر

(۲۹ر رمضان تک سو فیصد نقد ادا کرنے والے مجاہدین)

۱	مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب	گوجرانوالہ شہر	۳۳-۰۰ روپے
۲	مکرم شیخ معراج الدین صاحب	"	۲۱-۲۵ روپے
۳	مکرم شیخ محمد اسلم صاحب	"	۱۰۲-۰۰ روپے
۴	مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب	"	۱۰۱-۰۰ روپے
۵	مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ بیوہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب	گوجرانوالہ شہر	۲۳-۵۰ روپے
۶	مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب	"	۲۰-۰۰ روپے
۷	مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب	"	۵-۰۰ روپے
۸	مکرم شیخ بشیر احمد صاحب	"	۲۴-۰۰ روپے
۹	مکرم چوہدری طاہر محمود صاحب	"	۱۵۰-۰۰ روپے
۱۰	مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد انور صاحب	"	۱۰-۲۵ روپے
۱۱	مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد اصغر صاحب	"	۱۰-۲۵ روپے
۱۲	مکرمہ مریم صادقہ صاحبہ اہلیہ میر محمد اکبر صاحب	"	۱۰-۵۰ روپے
۱۳	مکرمہ حمیدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ میر محمد اکرم صاحب	"	۱۰-۵۰ روپے
۱۴	مکرم میر محمد اکرم صاحب خود	"	۲۵-۰۰ روپے
۱۵	مکرم شیخ مختار نبی صاحب	"	۲۴-۴۳ روپے
۱۶	مکرم بابو عبدالکریم صاحب	"	۱۶-۵۰ روپے
۱۷	مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب	"	۲۱-۰۰ روپے
۱۸	مکرم بابو محمد رمضان صاحب	"	۲۰-۰۰ روپے
۱۹	صاحبزادگان میر محمد اسلم صاحب	"	۲۲-۰۰ روپے
۲۰	مکرم شیخ سلیم محمود صاحب	"	۱۸-۳۷ روپے
۲۱	مکرم اسعد محمود صاحب گوندل	"	۱۵-۵۰ روپے
۲۲	مکرم میر محمد حنیف صاحب	"	۱۱-۵۰ روپے
۲۳	مکرم قاضی نذیر احمد صاحب لدھے والہ	"	۱۴-۵۰ روپے
۲۴	مکرم بابو اقبال الٰہی صاحب	"	۲۸-۰۰ روپے
۲۵	مکرم اشفاق احمد صاحب گوندل	"	۱۲۶-۰۰ روپے
۲۶	مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	"	۲۰۰-۰۰ روپے
۲۷	مکرم محمد افضل صاحب	"	۶۱-۵۰ روپے
۲۸	مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد افضل صاحب	"	۱۱-۷۵ روپے
۲۹	مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت شیخ مختار نبی صاحب	"	۱۰-۱۲ روپے
۳۰	مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام نبی صاحب	"	۸-۲۵ روپے
۳۱	مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار فضل الٰہی صاحب	"	۷-۰۰ روپے
۳۲	مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو بشیر احمد صاحب	"	۸-۷۵ روپے
۳۳	مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد رمضان صاحب	"	۱۰-۷۵ روپے
۳۴	مکرمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب	"	۱۱-۷۵ روپے
۳۵	مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت گیانی عبیداللہ صاحب	"	۱۴-۰۰ روپے
۳۶	مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالکریم صاحب	"	۱۰-۰۰ روپے
۳۷	مکرم سردار علی صاحب زرگر	"	۱۰-۳۷ روپے
۳۸	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب	"	۱۲-۵۰ روپے
۳۹	مکرمہ اصغری خانم زوجہ نصیر احمد صاحب	"	۱۵-۰۰ روپے
۴۰	مکرم ناصر احمد صاحب بچہ	"	۱۱-۰۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

مکرم اکرام حقانی خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر چشمہ بیراج کندیاں ضلع میانوالی کو مورخہ ۲ر فروری ۱۹۶۹ء کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام محمود احمد تجویز کیا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے خادم دین بنائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین ہو اور عمر دراز بخشے آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ)

دُنیوی مشاغل دین کی خدمت کے راستہ میں روک نہیں ہونے چاہئیں

اپنے نفس کو احکامِ الٰہی کے تابع کرو حتّٰی کہ صفاتِ الٰہی کا ظہور تمہارے ذریعہ ہونے لگے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اسلام نے بعض قواعد تجویز کئے ہیں اور بتایا ہے کہ ہم لوگوں کو دُنیا کمانے سے منع نہیں کرتے۔ وہ بے شک تجارت کریں، وہ بے شک صنعت و حرفت کریں مگر ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بعض قواعد کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لیں تاکہ دین کو بھی کوئی نقصان نہ ہو اور دنیا کی مشکلات میں بھی کوئی اضافہ نہ ہو۔ وہ ہدایتیں جو اسلام دُنیا کمانے کے متعلق دیتا ہے یا مال و دولت اپنے پاس رکھنے والوں کے متعلق دیتا ہے اُن میں سے بعض تجارت اور صنعت کے ساتھ خاص طور پر تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں جو ہر ایسے شخص کے متعلق ہیں جس کے پاس کسی قسم کا بھی مال ہو خواہ اس نے اور ذریعہ سے ہی کیوں نہ کمایا ہو۔ چنانچہ اس بارہ میں پہلا قاعدہ قرآن کریم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مسلمان رہتے ہوئے لوگ مال کمانا چاہیں تو ان کی حالت لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کی مصداق ہونی چاہیئے۔ یعنی وہ بے شک تجارت کریں وہ بے شک بیع کریں مگر یہ چیز دین کے راستہ میں روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر ایک شخص صنعت و حرفت کے ذریعہ مال کمانا چاہتا ہے تو اسلام کہتا ہے بے شک تم مال کماؤ اور بے شک صنعت و حرفت اختیار کرو۔ مگر دیکھو اس کے ساتھ ہی تمہیں پانچوں وقت نماز کے لئے مسجد میں آنا پڑے گا۔ یا اگر ایک شخص تجارت کرنا چاہے تو اسلام کہے گا بے شک تجارت کرو مگر تمہیں پانچ وقت روزانہ اپنی دکان بند کر کے مسجد میں آنا پڑے گا۔ اسیطرح اگر تجارت اور صنعت و حرفت کرتے ہوئے روزوں کے ایام آجاتے ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم روزے رکھو یہ نہ کہو کہ تجارت یا صنعت و حرفت میں مشغول رہنے کی وجہ سے روزے رکھنے ہمارے لئے مشکل ہیں اگر یہ چیزیں نماز کے راستہ میں روک بنتی ہیں، اگر یہ چیزیں روزوں کے راستہ میں روک بنتی ہیں اگر یہ چیزیں دوسرے دین کے کاموں میں روک بنتی ہیں تو اُس وقت تمہارا فرض ہے کہ اِن کاموں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے دین کو خراب ہونے سے محفوظ رکھو۔ لیکن اگر یہ چیزیں دین کے راستہ میں روک نہیں تو پھر بے شک دُنیا کماؤ۔ اسلام تمہیں اس سے منع نہیں کرتا۔

اسیطرح ذکر الٰہی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ پانچ نمازوں کے علاوہ اپنے اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر علیحدگی میں خدا تعالےٰ کو یاد کیا کرو۔ اس کی حمد کرو اُس کی تسبیح کرو۔ اس کی بڑائی بیان کرو۔ اس کی صفات پر غور کرو۔ اپنے نفس کو احکام الٰہی کے تابع کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے قلب کو ہر قسم کی کدورتوں اور میل کچیل سے صاف کر کے ایک ایسا مصفّٰی اور روشن آئینہ بناؤ جس میں خدا تعالےٰ کا چہرہ منعکس ہو جائے اور خدا تعالےٰ کی صفات کا ظہور تمہارے ذریعہ سے ہونے لگے اور اگر تم ایسا کرتے ہو تو بے شک تم اچھے لوہار بنو، تاجر بنو، اچھے صنّاع بنو۔ اچھے کارخانہ دار بنو اور خوب مال کماؤ، ہماری طرف سے اس میں کسی قسم کی روک نہیں کیونکہ تمہارے یہ کام ہمارے دین اور ہمارے ذکر میں حائل نہیں پس پہلی شرط جس کو اسلام پیش کرتا ہے وہ یہی ہے جس کا اس آیت میں ذکر آتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مومن بے شک تجارت بھی کرتے ہیں۔ خرید و فروخت بھی کرتے ہیں۔ صنعت و حرفت بھی کرتے ہیں مگر اصل کو ہمیشہ مدِّنظر رکھتے ہیں کہ یہ چیزیں خدا تعالےٰ کے ذکر اور اس کے دین کی مدد میں روک بن کر حائل نہ ہو جائیں۔ پس ایک مومن اور غیر مومن میں یہ فرق ہے کہ مومن بھی تجارت کرتا ہے اور غیر مومن بھی تجارت کرتا ہے مومن بھی صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے اور غیر مومن بھی صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے مگر غیر مومن جب ان کاموں میں مشغول ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی توجہ بالکل ہٹ جاتی ہے، لیکن جب ایک مومن یہ کام اختیار کرتا ہے تو یہ چیزیں خدا تعالےٰ کے ذکر میں روک نہیں بنتیں ان مشاغل کے باوجود اس کی ذکر الٰہی کی عادت پھر بھی قائم رہتی ہے نمازیں پھر بھی باقاعدگی سے ادا کرتا ہے زکوٰۃ پھر بھی بالشرح ادا کرتا ہے روزہ سے پھر بھی پوری احتیاط سے رکھتا ہے حج پھر بھی استطاعت رکھتا ہے گویا اس کے دنیوی مشاغل دین کی خدمت کے راستہ میں روک نہیں بنتے ۔" (تفسیر کبیر)

جماعت کی ترقی کے لئے عزم کی ضرورت

انصار کے نقشِ قدم پر چلنے کی اہمیت

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

" اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انصار کا ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالےٰ کو بہت پسند تھیں۔ چنانچہ جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے اور اتنی طاقت پکڑ لے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے "

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے اور سعید روحیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کی روشنی میں اس مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی ملک سمیع اللہ خان صاحب منیجر حبیب بنک جہلم بہت بیمار ہیں۔ پہلے ڈبل نمونیہ تھا۔ اس سے افاقہ کے بعد اب معلوم ہوا ہے کہ پھیپھڑوں میں پانی پڑنے کی تکلیف لاحق ہو گئی ہے جناب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز سمیع اللہ خان صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ملک حمید اللہ خان ڈسکہ)

امرائے اضلاع کا تقرر

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کے انتخابات بطور امراء اضلاع تا ۳۰/۴/۷۱ منظور فرمائے ہیں متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں

۱:- مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ ۔ ضلع سرگودہا

۲:- مکرم محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ ۔ ضلع شیخوپورہ

۳:- مکرم محترم مولوی آدم خان صاحب ۔ ضلع مردان

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان برائے علاقائی اجلاس

علاقائی اجلاس امرائے اضلاع سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور مورخہ ۲۸/۳/۶۹ کو بروز جمعہ (یعنی مجلس مشاورت کے پہلے روز) بوقت ۳۰-۹ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ امراء کرام براہ مہربانی اس میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔

اس اجلاس میں علاوہ دیگر امور کے علاقائی امیر کا انتخاب بھی ہوگا۔ تمام امرائے اضلاع کی خدمت میں خط بھی لکھے گئے ہیں لیکن پچھلے دنوں چونکہ ڈاک تقسیم نہیں ہوتی رہی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا بھی اطلاع دی جاتی ہے۔

مرزا عبدالحق

(امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵